سوال

(516) نکاح شغار کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ز جنوبی علاقے میں نکاح شغار رائج ہے۔ بعض لوگ پکڑ دھکڑ کے خوف سے حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں۔ان حیلوں میں سے ایک حیلہ یہ ہے کہ وہ علیحدہ علیحدہ حق مہر مقرر کرتے ہیں اور الگ الگ وقتوں میں شادی منعقد کرتے ہیں۔ان میں ایک آج ملکیت کو قبول کرتا ہے اور دوسرا کچھ مدت کے بعد۔ایک حاکمَ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبركاته!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

دیہ الشیخ محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس قسم کا سوال پیش ہوا،انھوں نے اس کا جواب دیا۔ہم اسی جواب پر اکتفا کرتے ہیں اور سائل کے لیے حرف بحرف نقل کرتے ہیں :

ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا بھی اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کرے،یا یہ اس سے بہن کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا بھی اپنی بہن کا نکاح اس سے کرے،اوران دونوں کے درمیان حق مہر نہ ہو،اس کی قباحت کی وجہ سے اس کا نام شغار رکھا جاتا ہے،اس کی قباحت کو کتے کے پیش

۔بلاشبہ وہ شریعت الٰہیہ کے مخالف ہے،جیسے کہ اس کی حرمت اور مقاصد شریعت کے خلاف ہونے پر صحیح احادیث شریفہ دلالت کرتی ہیں،چنانچہ صحیح بخاری ومسلم میں نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع کیا ہے۔او

"لاشِغَارَفِي الإِسْلامِ "[1]

ں شغار نہیں ہے۔"

ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع کیا،اور شغار یہ ہے کہ کوئی شخص کہے: تو مجھ سے اپنی بیٹی بیاہ دے،میں تجھ سے اپنی بیٹی بیاہ دوں گا،یا تو مجھ سے اپنی بہن کی شادی کردے،میں تجھ سے اپنی بہن کی شادی کردوں گا۔

یں ابوالزبیر سے روایت ہے کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع کیا۔

ہ نے عبدالرحمان بن حکم سے اپنی بیٹی کی شادی کی اور عبدالرحمان نے ان سے اپنی بیٹی کی شادی کی،انھوں نے حق مہر بھی مقرر کیا مگر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان بن حکم (گورنر مدینہ) کو خط لکھ کر حکم دیا کہ وہ ان دونوں کے درمیان جدائی کروادیں۔اور اپنے خط میں یہ بھی لکھا کہ یہ نکاح

یک صورت تو وہ ہے جس کا احادیث میں ذکر ہوا ہے اور وہ ہے دونوں کی طرف سے حق مہر سے خالی ہونا،اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں ولیوں میں سے ہر ایک ولی دوسرے پر یہ شرط لگائے کہ وہ اپنی ولیہ کی اس سے شادی کرے۔علماء میں سے بعض نے دوسری صورت کے علاوہ پہلی صورت کو شغا

س پر اجماع ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں ہے لیکن انھوں نے اس کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔"

کی ایک روایت میں ہے: دخول سے قبل تو نکاح فسخ ہوگا مگر دخول کے بعد نہیں۔اسی موقف کو ابن المنذر نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے حنفیہ اس کی صحت اور وجوب مہر کے قائل ہیں۔امام زہری،مکحول،ثوری اور لیث رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ،اسحاق رحمۃ اللہ

نے "زادالمعاد" میں کہا ہے :

قہاء کا اختلاف ہے،پس امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شغار باطل یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ولیہ کی شادی کرے اس بنا پر کہ وہ دوسرا بھی اپنی ولیہ کی شادی کرے اور ان کے درمیان مہر مقرر نہ ہو،لہذا اگر وہ اس کے ساتھ مہر مقرر کرلیں تو ان کے نزدیک مہر مسمیٰ کی وجہ سے عقد صحیح ہوگا۔

ر کرلیں پھر بھی نکاح صحیح نہ ہوگا۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ابوالبرکات ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے کہا: اور اگر وہ مہر مقرر کریں اور ساتھ ہی یہ کہیں کہ ہر ایک دوسرے کا حق مہر پس انداز کردے گا تو نکاح صحیح نہ ہوگا،اور اگر وہ یہ نہ کہیں تو نکاح صحیح ہوگا۔انھوں نے "محرر" میں کہا: جم

ا: یہ صحیح نہیں ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر وہ کہے: ہر ایک کی شرمگاہ دوسری کا حق مہر ہے تو نکاح صحیح نہیں ہے اور اگر ایسا نہیں کہا گیا تو یہ زیادہ صحیح ہے۔"

اس مسئلے میں اختلاف کے پیش نظر ہمارے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ بلاشبہ جو صریح شغار ہے اس میں اختلاف نہیں ہے اور وہ یہ کہ ان میں کسی کا حق مہر نہ ہو بلکہ شرمگاہ شرمگاہ کے مقابلے میں ہو،یا قلیل حق مہر مقرر کیا جائے تاکہ حیلے کے ذریعے اس نکاح کے بطلان کے حکم سے بچا جاسکے تو ایسا عقد د خ

غار کو حرام کیا گیا ہے کیونکہ اس میں ولایت کی ذمہ داریوں اور اس کے تقاضوں سے کھلواڑ ہے جبکہ ولی پر لڑکی کی خیر خواہی کرتے ہوئے محنت کرکے اچھا خاوند،جو اس کے لیے دینی اور دنیاوی سعادتوں کو حاصل کرنے میں معاون ثابت ہو،ڈھونڈنا واجب ہے کیونکہ ولی کی نظر اپنی زیر تربیت لڑکی پر مصلحت،رعا

اور جب کسی ولی کی طرف سے لڑکی کی مصلحت میں تساہل برتا جائے اور وہ اپنی مصلحت کو اس کی مصلحت پر ترجیح دے،جیسا کہ وہ اس کے بدلے مال طلب کرے یا بیوی تلاش کرے یا اسکو شادی سے اس غرض سے روک کر رکھے کہ کوئی اس کی مراد پوری کرے گا تو وہ اس کی شادی کرے گا،ایسی صورت میں

ہ جو ذکر کیا ہے کہ بنو حارث وغیرہ کے قبائل میں نکاح شغار عام ہوچکا ہے تو اس پر اور ان تمام لوگوں پر جو مسلمانوں کے مصالح میں غیرت رکھتے ہیں واجب ہے کہ وہ اپنی زبانوں کے ساتھ اس سے روکیں اور اگر وہ اس سے باز نہ آئیں تو ان پر لازم ہے کہ وہ اس معاملے کو حکومت کے ذمہ داروں تک پہنچائیں ا

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(1415)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[عورتوں کے لیے صرف](#)

صفحہ نمبر456

محدث فتویٰ